39488-ملازم کا ہدیہ قبول کرنا اور اس کی اولاد کا اس سے فائدہ اٹھانا

سوال

میرے والد صاحب ملازم ہیں بعض لوگ دفتر میں انہیں بطور ہدیہ کبھی پیسے اور کبھی کوئی چیز ہدیہ دیتے ہیں کچھ مدت تک تو وہ یہ اشیاء لینے سے باز رہے لیکن پھر جلد ہی یہ اشیاء لینا شروع کردیں، اور مجھے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں ہدیہ دینے اور نہ دینے والے میں کوئی فرق نہیں کرتا، جو کچھ ہم اشیاء جمع کرتے ہیں اس کے بارہ میں ہمارا موقف کیا ہونا چاہیے (کھانا پینا اور لباس وغیرہ) اور جب کھانے کے لیے کوئی چیز ہدیہ دي جائے تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں، بلکہ ایک بار تو بعض لوگوں سے مجھے یہ لباس لینے پر مجبور بھی کیا تو کیا میرے لیے یہ لباس پہننا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

آپ کے والد کے لیے ملازمت کی بنا پر دیے گئے ہدیے قبول کرنے جائز نہیں اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابو حمید الساعدي رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکاۃ لینے پر مقرر کیا جب وہ زکاۃ اکٹھی کر کے واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے :

تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ رہتا اور دیکھتا کہ تجھے ہدیہ دیا جاتا ہے کہ نہیں، پھر رات کو نماز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالی کی اس طرح حمد وثنا بیان کی جس کا وہ مستحق ہے اور فرمایا :

اما بعد : اس ملازم کا کیا حال ہے جسے ہم کوئی کام کرنے کا کہتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارے کام کی بنا پر ہے اور یہ چیز مجھے ہدیہ دي گئی ہے، کیوں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ رہتا اور پھر دیکھے کہ کیا اسے ہدیہ دیا جاتا ہے کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم میں جو کوئی بھی کسی چیز میں خیانت کرے گا وہ روز قیامت آئے گا تو اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا اگر وہ اونٹ ہے تو وہ اس کے ساتھ آئے گا اور اونٹ کی آواز ہوگی، اور اگر گائے ہے تو وہ اسے لیکر آئے گا اور گائے آواز نکال رہی ہوگی، اور اگر بکري ہوئی تو وہ اسے لے کر آئے گا اور وہ ممنا رہی ہوگی، میں نے پہنچا دیا.

ابو حمید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند فرمایا حتی کہ ہم نے ان کی بغلوں کی سفیدي دیکھی.

(الرغاء) مد کے ساتھ اس کا معنی اونٹ کی آواز کو کہتے ہیں.

(خوار) گائے کی آواز

(تیعر) اس کا معنی ہے کہ چیخ رہی ہوگی اور الیعار بکري کی آواز کو کہتے ہیں.

(پھر انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے حتی کہ ہم نے ان کی بغلوں کی سفیدي دیکھی) عفرۃ الابط بغلوں کی سفیدي کو کہتے ہیں.

تو آپ کے والد کو بھی یہی کہا جائے گا جس طرح رسول کریم صلی اللہ نے فرمایا تھا : تو اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھ رہتا اور پھر دیکھ کہ تجھے ہدیہ دیا جاتا ہے کہ نہیں.

اس لیے کہ یہ ہدیے تو صرف تیرے عہدہ کی بنا پر تجھے مل رہے ہیں، اور جب معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر یہ اس کے کام کا حق ہے اسے کوئی حق نہیں کہ وہ یہ ہدیہ اپنی ملکیت میں لائے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

(یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ اس کے ذمہ جو بھی کام لگایا گیا ہو وہ اسے پورا کرے اور اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ ملازمت کی بنا پر کوئی ہدیہ لے اور اگر وہ لے بھی تو اسے بیت المال میں رکھنا چاہیے، اس صحیح حدیث کی بنا پر اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ خود لے جائے، اور اس لیے بھی کہ یہ شر اور برائی کا وسیلہ اور امانت میں خلل پیدا کرنا ہے) دیکھیں : فتاوي علماء بلد الحرام صفحہ (655)

اور امام احمد اور امام بیھقی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ملازموں کے ہدیہ جات خیانت ہیں. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (7021) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ کے والد کا یہ کہنا کہ میں ہدیہ دینے اور نہ دینے والے میں کوئی فرق نہیں کرتا یہ ہدیہ لینے کو حلال نہیں کرتا، لیکن اگر کوئی ہدیہ نہ دے تو وہ اسے نقصان دے تو اس میں اور بھی زیادہ گناہ ہے.

اور اس کا یہ یقین کے ساتھ کہنا کہ ہدیہ دینے اور نہ لینے والے میں کوئی فرق نہیں کرتا اس میں شبہ ہے اور اس کی یہ بات محل نظر ہے، اس لیے کہ انسان کے دل میں ہدیہ کی تاثیر ہوتی ہے اور انسان کی جبلت میں یہ داخل ہے کہ اس کے ساتھ جو بھی احسان کرے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے، لھذا یہ ہدیہ آپ کے والد کو ہدیہ دینے والے کی محبت پر اکسائے گا جس کی بنا پر وہ اسے وہ کچھ دے گا جس کا وہ مستحق نہیں تھا.

لھذا اسے اللہ تعالی کا تقوي اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور اس فانی دینا کے مال ومتاع سے بے رغبتی کرنی چاہیے، اور دنیا کا سارا مال ہی ایسا ہے تو پھر حرام مال کیسا ہوگا! ؟

جو کچھ اس نے ہدیہ جات میں حاصل کیا ہے آپ کے لیے انہیں استعمال کرنا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں اس لیے کہ وہ حرام ہے.

اور آپ نے اس کی تنخواہ میں جو کچھ جمع کیا ہے جو وہ اپنی جائز ملازمت کے بدلے حاصل کر رہا ہے اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں.

اور وہ لباس جسے لینے پر مجبور کیا گیا ہے اگر تو اس نے عام پیسوں سے خریدا ہے اسے زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اس نے ہدیہ لیا ہی یا اس کی رقم میں کوئی شک ہے تو آپ اسے نہ پہنیں، اور اپنے والد کو وعظ ونصیحت کرنے کی کوشش کریں اور انہیں حرام مال کی خطرناکی سے آگاہ کریں اور انہیں اہل علم سے سوال کرنے پر ابھاریں تا کہ اس کا شک وشبہ زائل ہو.

واللہ اعلم.